26واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 8فروری 2017

فہرست غیر نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ سماجی بہبود و بیت المال 2۔ زراعت

لاہور میں سوشل ویلفیئر کی ڈسپنسریوں سے متعلقہ تفصیلات

1380: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر کے زیرانتظام کتنی ڈسپنسریاں کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ان ڈسپنسریوں میں کتنے ڈاکٹر تعینات ہیں ان کے عرصہ تعیناتی سمیت نام وعہدہ کی تفصیل فراہم کریں؟

(ج) لاہور میں سوشل ویلفیئر کی ڈسپنسریوں میں سال 2014 اور 2015 کے دوران کتنے مریضوں کا معائنہ ہوا تفصیل فراہم کریں؟

(تاریخ وصولی 14 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 5 اپریل 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود، بیت المال

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیرانتظام کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے۔

(ب) ضلع لاہور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیرانتظام چونکہ کوئی ڈسپنسری کام نہ کر رہی ہے لہذا اسٹاف کی تفصیل بتانا ممکن نہ ہے۔

(ج) N.A

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2016)

ڈسکہ:۔ پی پی 130 میں بیت المال سے دی گئی امداد سے متعلقہ تفصیلات

1592: جناب محمد آصف باجوہ، ایڈووکیٹ: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حلقہ پی پی 130 ڈسکہ میں مالی سال 14-2013، 15-2014 اور 16-2015 میں بیت المال سے کن کن لوگوں کو مالی امداد دی گئی فی کس کتنے روپے دیئے گئے، مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(تاریخ وصولی 22 جون 2016 تاریخ ترسیل 27 ستمبر 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) (1)۔ ضلعی بیت المال کمیٹی سیالکوٹ نے حلقہ پی پی 130 ڈسکہ میں سال 14-2013 میں مستحقین کی مالی امداد کی ہے اور منظور شدہ رقم کی مکمل تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(11) سال 15-2014 اور سال 16-2015 میں ضلعی بیت المال کمیٹی کی تشکیل نہ ہونے کی وجہ سے کسی مد میں امداد جاری نہ کی گئی۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2016)

ساہیوال ضلعی چیئرمین بیت المال کے تقرر سے متعلقہ تفصیلات

1651:جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ:کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ گزشتہ کئی سالوں سے ضلعی چیئر مین بیت المال ساہیوال مقرر نہیں ہے جس کی وجہ سے بیت المال کمیٹیاں فنکشنل نہ ہیں؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ ضلعی بیت المال کے فعال نہ ہونے کے سبب مستحقین امداد سے محروم ہیں؟

(ج) کیایہ بھی درست ہے کہ ان کمیٹیوں کی عدم تشکیل کے باعث ہسپتالوں میں اس امداد سے علاج کروانے والے مریض بھی علاج سے محروم ہیں؟

(د) اگر مذکورہ بالا سوالات کا جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ نادار اور غریب افراد کو مشکلات سے نجات دلانے کیلئے ضلعی بیت المال کمیٹیوں کے چیئرمین کا جلد تقرر کا ارادہ رکھتاہے اگر ہاں تو کب تک اگر نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10اکتوبر 2016تاریخ ترسیل 3نومبر 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) یہ درست نہ ہے ضلعی بیت المال کمیٹی ساہیوال 14جنوری 2015تک فنکشنل رہی ہے اور اب نئی کمیٹی تشکیل کے آخری مراحل میں ہے۔

(ب) ضلعی بیت المال کمیٹی غیر فعال ہونے کی وجہ سے امداد فراہم نہیں کی جارہی البتہ پنجاب بیت المال کونسل سے براہ راست امداد کا سلسلہ جاری ہے۔

(ج) 12بیت المال کمیٹیوں کی تشکیل ہو گئی جن میں راجن پور، سیالکوٹ، منڈی بہاؤالدین، گوجرانوالہ، جھنگ، چنیوٹ، ٹوبہ ٹیک سنگھ، میانوالی، خوشاب، سرگودھا، ماڈل ٹاؤن سب ڈویژن اور صدر ڈویژن لاہور شامل ہیں۔ باقی کمیٹیاں تشکیل کے آخری مراحل میں ہیں۔ جہاں بیت المال کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں وہاں پر ہسپتالوں میں مریضوں کا علاج بیت المال کونسل کے ذریعے ہو رہا ہے۔

(د) جی ہاں جلد ہی نئی کمیٹیاں بشمول چیئرمین تشکیل پاجائیں گی۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20دسمبر 2016)</u>

ساہیوال محکمہ زراعت کے دفاتر وکارکردگی سے متعلقہ تفصیلات

1655:جناب محمد ارشد ملک، ایڈووکیٹ:کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں اور ان دفاتر میں کیا کیا خدمات سرانجام دی جاتی ہیں؟
(ب) کیا اس ضلع میں جعلی اور غیر معیاری ادویات اور کھادوں کی روک تھام کیلئے محکمہ زراعت کا کوئی ادارہ / شعبہ اور ملازمین کام کر رہے ہیں اگر ہاں تو ان کے نام اور عہدہ جات بتائے جائیں؟
(ج) جنوری 2014 سے تاحال مذکورہ ضلع میں کتنے زرعی ادویات اور کھاد ڈیلرز کے خلاف جعلی اور غیر معیاری ادویات اور کھاد فروخت کرنے پر قانونی محکمانہ کارروائی کی گئی؟ ان ڈیلرز کے نام اور شہر کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟
(د) مزید جعلی / غیر معیاری ادویات / کھاد کی روک تھام کے بارے میں جدید Measures کیا اپنائے گئے ہیں ان کے بارے میں تفصیل سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 10 اکتوبر 2016 تاریخ ترسیل 3 نومبر 2016)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت کے کل 88 دفاتر ہیں جو کہ ضلع، تحصیل، یونین کونسل اور مرکز کی سطح پر واقع ہیں۔ ان تمام دفاتر میں جو خدمات سرانجام دی جاتی ہیں ان کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ب) ضلع ساہیوال میں جعلی زرعی ادویات اور ملاوٹ شدہ کھادوں کی روک تھام کے محکمہ زراعت کے 2 شعبہ جات کام کر رہے ہیں۔ ان کے ملازمین کے نام اور عہدہ جات کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(ج) جنوری 2014 سے تاحال ضلع ساہیوال میں محکمہ زراعت نے 412 زرعی ادویات کے سیمپل لئے جن میں سے 40 سیمپل ان فٹ ثابت ہوئے۔ اسی طرح کھاد ڈیلرز کے کل 46 سیمپل ان فٹ ثابت ہوئے۔ ان تمام ڈیلرز کے خلاف محکمہ زراعت نے ایف آئی آر درج کروائیں۔ ان کی شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
(د) جعلی / غیر معیاری ادویات / کھاد کی روک تھام کے بارے میں جو جدید Measures اپنائے گئے ہیں ان کی تفصیل اس طرح سے ہے:

#پیسٹی سائیڈز کوالٹی کنٹرول لیبارٹریز میں نمونہ جات کے صحیح تجزیہ کی جانچ پڑتال کے لیے 30 فیصد فٹ آنے والے نمونہ جات کا دوبارہ تجزیہ ریفرنس لیب میں کیا جاتا ہے اور ان فٹ ثابت ہونے پر لیبارٹری کے انچارج اور متعلقہ سٹاف کے خلاف پیڈا ایکٹ (PEEDA ACT) کے تحت انکوائری کی جاتی ہے اور غلطی ثابت ہونے پر قانونی کاروائی کی جاتی ہے۔
#زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کے غیر معیاری ادویات کے کاروبار میں ملوث ہونے یا انفراسٹرکچر میں کمی کی بنیاد پر ان کی رجسٹریشن منسوخ کر دی جاتی ہے۔ 2011 سے لیکر اب تک کل 88 کمپنیوں کی رجسٹریشن / لائسنس منسوخ کیے جا چکے ہیں۔
#زرعی ادویات کے ڈسٹری بیوٹرز کی رجسٹریشن 3 سال کے لیے کی جاتی ہے۔ اس دوران ان کے انفراسٹرکچر کی دوبارہ جانچ پڑتال کیلئے تمام انسپکٹرز کو ہدایات دی جا چکی ہیں اور بقایا کمپنیوں کی مارچ تک مکمل کرنے کا ہدف ہے۔
#زرعی ادویات کے ڈیلرز / ریٹیلرز کی جانچ پڑتال کا کام بھی شروع ہو چکا ہے اور قانونی لوازمات پورے نہ کرنے پر ان کے لائسنس منسوخ کیئے جائینگے۔
#اینڈرائیڈ (Android) فونز اور (Dashboard) کے ذریعہ پیسٹی سائیڈز چیکنگ کی اعلیٰ سطح پر مانیٹرنگ کی جا سکے گی۔

#پنجاب میں کل 266 پیسٹی سائیڈ انسپکٹروں کو پیسٹی سائیڈز سیمپلنگ پلان 2017 بھجوادیا گیا ہے۔ جس کے تحت تمام کمپنیوں اور پیسٹی سائیڈ ڈیلروں کی یکساں چیکنگ کی جائے گی اور ہر کمپنی کے 50-25 سمپل لئے جائینگے۔

(تاریخ وصولی جواب 6فروری 2017)

لاہور رائے ممتاز حسین بابر

6فروری 2017 سیکرٹری

26واں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کیئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز بدھ 8 فروری 2017

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات

1۔ سماجی بہبود و بیت المال 2۔ زراعت

بروز جمعۃ المبارک 21اکتوبر 2016 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیرالتواء سوال

انسداد گداگری پر قابو پانے سے متعلقہ تفصیلات

*7456: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بڑے شہروں کے ساتھ ساتھ پیشہ ور بھکاریوں نے اب چھوٹے شہروں کا بھی رخ کر لیا ہے ؟

(ب) محکمہ نے اس سماجی برائی کے خاتمے کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں ؟

(ج) سال 16-2015 کے دوران محکمہ نے ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے بھکاریوں کو گرفتار کیا گیا؟

(د) اس ضلع میں انسداد گداگری پر محکمہ کی جانب سے کون کون سے اہلکار متعین کئے گئے ہیں ان کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(تاریخ وصولی 18فروری 2016 تاریخ ترسیل 26اپریل 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) بھکاری ہمیشہ بڑے اور چھوٹے شہروں میں موجود ہوتے ہیں۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود نے اس سلسلے میں لاہور میں بھکاریوں کی فلاح و بہبود کا ادارہ دارالکفالہ قائم کر دیا ہے اور اس کے علاوہ ضلعی حکومت راولپنڈی اور فیصل آباد کے تعاون سے بھی انسداد گداگری کی مہم چلائی جارہی ہے۔ مزید برآں ملتان اور فیصل آباد میں بھی دارالکفالہ قائم کرنے کیلئے منصوبے موجودہ سال کے ترقیاتی پروگرام میں شامل کئے گئے ہیں۔

(ج) بھکاریوں کو گرفتار کرنے کی ذمہ داری محکمہ پولیس کی ہے۔ محکمہ سماجی بہبود کا کام صرف بھکاریوں کی فلاح و بہبود اور بحالی کیلئے ادارہ قائم کرنا ہے۔

(د) فی الحال کوئی اہلکار متعین نہ کیا گیا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 20اکتوبر 2016)</u>

بروز جمعۃ المبارک 21اکتوبر 2016 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیرالتواء سوال

پنجاب بیت المال کے فنڈز و دیگر تفصیلات

*7496: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مالی سال 08۔2007 سے 16۔2015 تک سال وائز کتنی رقم انتظامی اخراجات کے علاوہ مستحق افراد کی مختلف مدات میں مدد کے لیے فراہم کی جاتی رہی؟

(ب) محکمہ بیت المال کن کن مدات کے تحت کتنی کتنی رقم ضرورت مندوں کو فراہم کرتا ہے اور کسی ضرورت مند کی درخواست موصول ہونے پر کتنی مدت میں مدد فراہم کرتا ہے اور مختلف نوعیت کی مدات میں مدد کے لیے درخواست دینے کا کیا طریق کار ہے اگر کوئی فارم بنائے گئے ہیں تو ان کی نقول فراہم کریں؟

(ج) پنجاب میں ضلعی سطح پر بیت المال کمیٹیاں جو ماضی میں بنائی گئی تھیں کب ختم کی گئیں، کتنے عرصے سے یہ ضلعی کمیٹیاں نہیں بنائی گئیں، کب تک یہ کمیٹیاں بنادی جائیں گی؟

(د) چیئرمین پنجاب بیت المال کون ہیں اور ان کی صوابدید پر غریب لوگوں کی مدد کے کتنے فنڈز ہوتے ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 فروری 2016 تاریخ ترسیل 3 اپریل 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) سال 2007 سے سال 2016 تک کل 84 کروڑ 64 لاکھ 19 ہزار 9 سو 56 روپے غریب اور نادار افراد میں تقسیم کیئے گئے۔ سال وائز تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) نادار، معذور افراد، بے سہارا خواتین اور بے روزگار افراد کی یکمشت امداد 10 ہزار تک مستحق، معذور اور یتیم طلباء کیلئے تعلیمی وظائف:۔

میٹرک کے طلباء کیلئے	1000 روپے ماہانہ
کالج کے طلباء کیلئے	2000 روپے ماہانہ
یونیورسٹی کے طلباء کیلئے	3000 روپے تک ماہانہ وظیفہ دیا جاتا ہے۔
غریب والدین کی بچیوں کی شادی کیلئے	20 ہزار تک
مفلس مریضوں کے علاج معالجہ کیلئے	50 ہزار تک

بیت المال رولز کے تحت ہر درخواست کا فیصلہ تین ماہ کے اندر کرنا ہوتا ہے ہر قسم کی امداد کیلئے بیت المال کے مروجہ فارم پر درخواست موصول کی جاتی ہے۔ فارمز کی نقول (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج)سابقہ ضلع بیت المال کمیٹیاں 14 جنوری 2015 کو ختم ہو گئی تھیں۔اب تک 13 ضلعی بیت المال کمیٹیاں تشکیل پا چکی ہیں اور باقی کمیٹیاں بھی جلد بنا دی جائیں گی۔

(د)پنجاب بیت المال کے چیئر مین محمد سلیمان منگلا ہیں اور ان کا صوابدیدی فنڈ کل بجٹ کا 2% ہوتا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 18 اگست 2016)

بروز جمعتہ المبارک 21 اکتوبر 2016 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

بیت المال سے مستحق مریضوں کے علاج معالجہ سے متعلقہ تفصیلات

*7607:ڈاکٹر عالیہ آفتاب:کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف)گنگارام ہسپتال، جنرل ہسپتال، سروسز ہسپتال اور میو ہسپتال لاہور میں بیت المال سے کتنی رقم غریب مریضوں کے علاج کے لئے مختص کی جاتی ہے 14-2013، 15-2014 اور 2016-15 کے مطابق علیٰحدہ علیٰحدہ تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(ب)مذکورہ ہسپتالوں میں بیت المال کی مد سے غریب مریضوں کے علاج کا طریقہ کار کیا ہے؟

(ج)کیا مذکورہ ہسپتالوں میں ہر ڈیپارٹمنٹ کے لئے بیت المال سے علیٰحدہ علیٰحدہ رقم مختص کی جاتی ہے؟

(د)کیا کسی مستحق غریب مریض کے لئے بیت المال کی رقم یکساں مختص کی جاتی ہے یا بیماری کے مطابق رقم دی جاتی ہے؟

(تاریخ وصولی 31 مارچ 2016 تاریخ ترسیل 20 مئی 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف)پنجاب بیت المال سے کسی بھی ہسپتال کیلئے کوئی رقم مختص نہ کی جاتی ہے بلکہ ضلعی بیت المال کمیٹیوں کو جو فنڈز مختص کیے جاتے ہیں وہ ان فنڈز کا 12 فیصد علاج معالجہ کیلئے مختص کرتی ہیں۔

(ب)پنجاب بیت المال سے علاج معالجہ کی سہولیات کیلئے متعلقہ ضلعی بیت المال کمیٹیوں کو درخواست جمع کرواتے ہیں۔درخواست کے ساتھ متعلقہ ہسپتال کے مجاز حکام کی طرف سے مجوزہ اخراجات کا تخمینہ ساتھ منسلک کرنا ضروری ہے۔درخواست کی وصولی پر متعلقہ ضلعی بیت المال کمیٹی مریض کے استحقاق کا فیصلہ

پہلے آؤ پہلے پاؤ کی بنیاد پر کرتی ہے تاہم علاج معالجہ کیلئے چیک براہ راست مریض کی بجائے ہسپتال میں قائم انجمن بہبودی مریضاں یا فلاحی ادارہ کے ہسپتال کو جاری کیا جاتا ہے۔

(ج) جیسا کہ جز (الف) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ کسی ہسپتال کے ڈیپارٹمنٹ کیلئے فنڈز مختص نہ کئے جاتے ہیں۔

(د) جیسا کہ جز (ب) کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ درخواست کے ساتھ ہسپتال سے علاج کا تخمینہ لگانا ضروری ہے۔ امداد تخمینہ کو مد نظر رکھ کر دی جاتی ہے تاہم امداد کی زیادہ سے زیادہ حد۔/50,000 فی مریض ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2016)

بروز جمعتہ المبارک 21 اکتوبر 2016 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال میں بھرتیوں سے متعلقہ تفصیلات

*7859: ملک ذوالقرنین ڈوگر: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) یکم جون 2013 تا حال ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سوشل ویلفیئر بیت المال میں کس گریڈ میں کتنے ملازمین بھرتی ہوئے ان کا گریڈ جگہ تعیناتی اور مکمل رہائشی ایڈریس بتایا جائے؟

(ب) ان ملازمین کی بھرتی میں کیا معیار مقرر کیا گیا ہے اور کیا یہ بھرتیاں میرٹ پر کی گئی ہیں؟

(ج) ان تین سالوں میں ضلع مظفر گڑھ سے کس کس گریڈ کے کتنے ملازم بھرتی ہوئے ہیں؟

(تاریخ وصولی 11 مئی 2016 تاریخ ترسیل 29 جولائی 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) یکم جون 2013 تا حال ضلع ننکانہ صاحب میں محکمہ سوشل ویلفیئر میں درج ذیل ملازمین کنٹریکٹ پر بھرتی ہوئے انکا گریڈ جگہ تعیناتی اور مکمل رہائشی ایڈریس تتمہ "الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) محکمہ کے سروس رولز میں مقرر کردہ معیار اور حکومت پنجاب کی بھرتی پالیسی 2004 اور کنٹریکٹ اپائنٹمنٹ پالیسی 2004 کے مطابق ان ملازمین کی بھرتی کی گئی اور یہ بھرتی تمام قواعد و ضوابط کے مطابق کی گئی۔

(ج)ان تین سالوں میں ضلع مظفر گڑھ سے درج ذیل گریڈز میں ملازمین بھرتی ہوئے۔

نمبر شمار	گریڈ	ملازمین کی تعداد
1۔	BS-14	03عدد
2۔	BS-11	06عدد
3۔	BS-09	16عدد
4۔	BS-07	02عدد
5۔	BS-05	01عدد
6۔	BS-04	01عدد
7۔	BS-01	03عدد

(تاریخ وصولی جواب 20اکتوبر 2016)

بروز جمعتہ المبارک 21اکتوبر 2016کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

لاہور میں سماجی بہبود کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*8100: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سماجی بہبود کے کتنے دفاتر اور ادارہ جات کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان دفاتر میں کتنے ملازم کام کررہے ہیں؟

(ج) سال 16۔2015کے دوران محکمہ نے لاہور میں کوئی منصوبہ شروع کیا تھاتو اس منصوبہ کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(د) کیامالی سال 17۔2016میں بھی لاہور میں کوئی منصوبہ شروع کرنے کا ارادہ ہے تو اس کا نام اور تخمینہ لاگت بتائیں؟

(تاریخ وصولی 27مئی 2016تاریخ ترسیل 27جولائی 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) ضلع لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام 46 دفاتر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر ٹاؤن ہال، لاہور

2۔ صنعت زار، اقبال ٹاؤن, لاہور.

3۔ کاشانہ، کالج روڈ، لاہور

4۔ دارالامان، بند روڈ, لاہور

5۔ ڈے کیئر سنٹر وحدت کالونی، لاہور

6۔ نگہبان سنٹر، شمع چوک، مزنگ روڈ، لاہور

7۔ ماڈل آرفینیج ہوم، سمن آباد، لاہور

8۔ SERC کوٹ لکھپت جیل، لاہور

9۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 1، لاہور

10۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 2، لاہور

11۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 3، لاہور

12۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 4، لاہور

13۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 5، لاہور

14۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 6، لاہور

15 ۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 7، لاہور

16۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 8، لاہور

17۔ اربن کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ نمبر 9، لاہور

18۔ کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ ٹاؤن ہال، لاہور

19۔ رورل کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ چوہنگ، لاہور

20۔ رورل کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ رائیونڈ، لاہور

21۔ رورل کمیو نٹی ڈویلپمنٹ پراجیکٹ برکی، لاہور

22۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، کوٹ خواجہ سعید ہسپتال، لاہور۔

23۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، نواز شریف ہسپتال، لاہور۔

24۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، لیڈی ولنگڈن ہسپتال، لاہور۔

25۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، لیڈی ایچیسن ہسپتال، لاہور

26۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، میو ہسپتال، لاہور۔

27۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، MDAC میو ہسپتال، لاہور۔

28۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، میاں منشی ہسپتال، لاہور۔

29۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، کنگ ایڈورڈ میڈیکل ہسپتال، لاہور۔

30۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، سروسز ہسپتال، لاہور۔

31۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، MDAC سروسز ہسپتال، لاہور۔

32۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، پنجاب انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور۔

33۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، گنگارام ہسپتال، لاہور۔

34۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، MDAC گنگارام ہسپتال، لاہور۔

35۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، مینٹل ہسپتال، لاہور۔

36۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، MDAC مینٹل ہسپتال، لاہور۔

37۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، انسٹیٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ، لاہور۔

38۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، چلڈرن ہسپتال، لاہور۔

39۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، گلاب دیوی ہسپتال، لاہور۔

40۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، جنرل ہسپتال، لاہور

41۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، MDAC جنرل ہسپتال، لاہور۔

42۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، جناح ہسپتال، لاہور۔

43۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، MDAC جناح ہسپتال، لاہور۔

44۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، شوکت خانم ہسپتال، لاہور۔

45۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، انمول، ہسپتال، لاہور۔

46۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، شاہدرہ ہسپتال، لاہور۔

اس کے علاوہ صوبائی حکومت کے زیر انتظام بھی درج ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

1۔ ڈائریکٹوریٹ جنرل سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال پنجاب 41ایمپریس روڈ لاہور۔

2۔ قصر بہبود M-12ماڈل ٹاؤن ایکسٹینشن لاہور۔

3۔ سوشل ویلفیئر ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سیکٹر D-Iٹاؤن شپ لاہور۔

4۔ ہوم فارڈس ایبلڈ (نشیمن) سیکٹر D-Iٹاؤن شپ، لاہور۔

5۔ دار الفلاح، سیکٹر D-Iٹاؤن شپ لاہور۔

6۔ دار السکون، سیکٹر D-Iٹاؤن شپ لاہور۔

7۔ گہوارہ سیکٹر D-Iٹاؤن شپ لاہور۔

8۔ چمن سیکٹر D-Iٹاؤن شپ لاہور۔

9۔ عافیت، سیکٹر D-Iٹاؤن شپ لاہور۔

10۔ میڈیکل سوشل سروسز پراجیکٹ، شیخ زید ہسپتال، لاہور۔ (وفاقی حکومت سے ٹرانسفر شدہ)

11۔ انٹیگریٹیڈ سوشل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ، لاہور (وفاقی حکومت سے ٹرانسفر شدہ)

12۔ بیت المال کمیٹی) کینٹ (مغل پورہ ڈرائی پورٹ لاہور۔

13۔ بیت المال کمیٹی (ماڈل ٹاؤن) مین مارکیٹ گلبرگ، لاہور۔

14۔ بیت المال کمیٹی (سٹی) بھاٹی گیٹ لاہور۔

15۔ بیت المال کمیٹی مصطفیٰ آباد لاہور۔

16۔ پناہ (صنعت زار) علامہ اقبال ٹاؤن لاہور۔

(ب) ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی تعداد 616 ہے جس کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مالی سال 16-2015 میں ضلع لاہور میں 3 دستکاری سکول قائم کئے گئے جن کی تفصیل (تتمہ ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سال 17-2016 کے دوران ضلع لاہور میں 4 مزید دستکاری سکول کا ارادہ ہے جس کی تفصیل (تتمہ ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2016)

بروز جمعتہ المبارک 21 اکتوبر 2016 کے ایجنڈا سے جناب سپیکر کے احکامات کی روشنی میں زیر التواء سوال

صوبہ میں موجود خانہ بدوشوں سے متعلقہ تفصیلات

*8175: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا حکومت صوبہ میں موجود خانہ بدوش افراد کا ڈیٹا اکٹھا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) کیا حکومت ان خانہ بدوش افراد کو گھر الاٹ کرنے اور ان کو کارآمد شہری بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 18 اگست 2016 تاریخ ترسیل 5 اکتوبر 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) فی الحال ایسی کوئی تجویز محکمہ سماجی بہبود کے زیر غور نہ ہے۔

(ب) محکمہ سماجی بہبود کے مینڈیٹ میں ایسا کوئی کردار نہ ہے جس کے مطابق کسی کو بھی گھر الاٹ کرنا شامل ہے۔ محکمہ سماجی بہبود غریب، نادار اور مفلس کو اپنے زیر انتظام اداروں میں رہائش، کھانا پینا اور تربیت وغیرہ کا انتظام کرتا ہے۔ خانہ بدوش بھی اگر ان اداروں سے استفادہ کرنا چاہیں تو ان کو ایسے اداروں میں سہولیات فراہم کی جا سکتی ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 20 اکتوبر 2016)

ہائر ایجوکیشن کمیشن کی طرف سے یونیورسٹیوں میں مضامین پڑھانے سے متعلقہ تفصیلات

*7180: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا HEC کی طرف سے پنجاب کی یونیورسٹیوں میں مختلف مضامین میں داخلے کی کوئی حد / تعداد مقرر کی گئی ہے تو ایک یونیورسٹی ایک سیشن میں ایک مضمون میں کتنے طالبعلم داخل کر سکتی ہے؟

(ب)یونیورسٹی آف ایگریکلچر فیصل آباد کے سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ میں کتنے شعبہ جات میں داخلوں کی اجازت دی گئی ہے اور ہر ایک مضمون کے لئے کتنی نشستوں کی حد / تعداد مقرر کی گئی ہے، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کیا جائے ؟

(ج)مذکورہ بالایونیورسٹی کے سب کیمپس میں سال 2015 میں کس کس شعبہ میں کتنے طالبعلم داخل کئے گئے، صبح، شام کی کلاسز کی تفصیل علیٰحدہ علیٰحدہ فراہم کی جائے کیا HEC کی طرف سے اتنے داخل کرنے کی اجازت حاصل کی گئی تھی اگر کی گئی تو اس اجازت نامہ کی کاپی ایوان میں فراہم کی جائے ؟

(تاریخ وصولی 29 اکتوبر 2015 تاریخ ترسیل 18 نومبر 2015)

جواب

وزیرزراعت

(الف) HEC کی جانب سے یونیورسٹی میں داخلہ کے لئے طلباء کی کوئی تعداد مقرر نہیں کی گئی ہے۔یونیورسٹی اپنے وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے ہر سیشن میں طلباء کے داخلہ کی تعداد خود مقرر کرتی ہے۔

(ب) زرعی یونیورسٹی، فیصل آباد ایک خود مختار ادارہ ہے، جس میں ہر تعلیمی سال کے آغاز پر داخلوں کے لئے طلباء کی تعداد کا تعین سہولیات کی موجودگی اور مقامی ضروریات کے پیش نظر یونیورسٹی کی مجاز اتھارٹی کی منظوری کے بعد کیا جاتا ہے۔

یونیورسٹی کے ٹوبہ ٹیک سنگھ کیمپس کے تمام شعبہ جات میں سال 16-2015 کے دوران سیٹوں کی کل تعداد 1055 ہے۔ شعبہ وار تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ HEC کی جانب سے یونیورسٹی میں داخلوں کی تعداد مقرر نہیں کی جاتی بلکہ یونیورسٹی اپنے وسائل اور مقامی ضروریات کے پیش نظر داخلوں کی تعداد مقرر کرتی ہے۔

سال 16-2015 میں شعبہ وار داخلوں کی تعداد اور صبح / شام کلاسز کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 فروری 2017)</u>

صوبہ بھر کے دارالامان اوران کے بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

*8028: محترمہ شنیلاروت: کیاوزیر سماجی بہبود وبیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں دارالامان کی تعداداوراس میں موجود خواتین کی تعداد کتنی ہے اور سال 16-2015 میں کتنا بجٹ ان کے لئے جاری کیا گیا ہے؟

(ب) صوبہ بھر کے دارالامان میں موجود تشدد سے متاثرہ خواتین کی تعداد بتائی جائے ہ تشدد سے متاثر ہوئیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

(تاریخ وصولی 6 جون 2016 تاریخ ترسیل 9 اگست 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود وبیت المال

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت 36 دارالامان تمام اضلاع میں کام کر رہے ہیں اور سال 16-2015 میں صوبہ بھر کے دارالامانز کو-/15,39,23,333 روپے بجٹ دیا گیا ہے جس سے 11778 خواتین اور 3720 بچے مستفید ہوئے ہیں

(ب): صوبہ بھر کے دارالامان میں موجود تشدد سے متاثرہ خواتین 892 اور بچوں کی تعداد 305 ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2017)

صوبہ میں ٹنل فارمنگ کے لئے مراعاتی پیکج کا مسئلہ

*7762: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ پنجاب میں ٹنل فارمنگ کا رجحان فروغ پارہا ہے جس سے صوبہ میں سبزیوں اور پھلوں کی مانگ کو پورا کرنے اوران کی قیمتوں کو مناسب حد میں رکھنے میں مدد مل سکتی ہے؟

(ب) کیایہ بھی درست ہے کہ اس طریقہ میں ابتدائی اخراجات بہت زیادہ ہیں جو چھوٹے اور عام کاشتکار کے بس کی بات نہیں ہے؟

(ج) اگر جزو (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت اس طریقہ کاشتکاری کے فروغ اور حوصلہ افزائی کے لئے اس کو سبسڈائزڈ کرنے اور کاشتکاروں کو مراعات اور بلاسود قرضہ جات کی فراہمی کا ارادہ رکھتی ہے؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 8 جولائی 2016)

جواب

وزیر زراعت

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ پنجاب میں ٹنل فارمنگ ایک منافع بخش کاروبار ہونے کی وجہ سے فروغ پا رہی ہے۔

(ب) جی ہاں یہ درست ہے کہ ٹنل فارمنگ میں ابتدائی اخراجات خاصے زیادہ ہوتے ہیں جس میں زیادہ تر رقم ٹنل سٹرکچر کے بنانے پر خرچ ہوتی ہے جو کہ پہلے سیزن میں ہی برداشت کرنا پڑتی ہے اس کے بعد خرچہ کم ہو جاتا ہے۔

(ج) پچھلے چند سالوں میں حکومت نے ٹنل فارمنگ کے فروغ کے لئے کئی منصوبے جس میں "فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ڈویلپمنٹ پراجیکٹ پنجاب" (Fruit & Vegetable Development Project Punjab) اور "پروموشن آف ٹنل ٹیکنالوجی" (Promotion of Tunnel Technology) شروع کئے جن میں کسانوں کو ٹنل میں سبزیات اگانے کی تربیت دی گئی اور اس کے ساتھ ساتھ ٹنل سٹرکچر پر 50 فیصد سبسڈی بھی دی گئی جس کی وجہ سے کاشت کاروں کی حوصلہ افزائی ہوئی اور ٹنل کے زیر کاشت رقبہ میں خاطر خواہ اضافہ ہوا ہے۔

اس وقت حکومت پنجاب کے "منصوبہ برائے فروغ سبزیات" Vegetable Promotion Project کے تحت صوبہ کے 24 اضلاع میں گزشتہ 2 سال میں درمیانی ٹنل میں 750 نمائشی پلاٹ لگائے گئے اور موجودہ سال میں 375 نمائشی پلاٹ لگائے جائیں گے۔ ہر پلاٹ کا رقبہ 4 کنال پر مشتمل ہے جس کے لئے زرعی مداخل کا خرچہ 60 ہزار روپے فی پلاٹ محکمہ زراعت پنجاب ادا کر رہا ہے اس سے کسانوں میں ٹنل فارمنگ کے رجحان میں اضافہ ہو رہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 فروری 2017)

لاہور میں سوشل ویلفیئر کے دفاتر، ادارہ جات اور ڈے کیئر سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*8354: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ڈسٹرکٹ آفیسر سوشل ویلفیئر لاہور کے تحت کتنے آفس اور ادارہ جات چل رہے ہیں؟

(ب)ان ادارہ جات کے سال 17-2016 کے بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے ؟

(ج)ان ادارہ جات کے کل ملازمین کی تعداد عہدہ اور گریڈ وائز بتائیں ؟

(د)ان ادارہ جات کے کام کی نوعیت کیا ہے ؟

(ہ) لاہور میں کتنے ڈے کیئر سنٹر کہاں کہاں ہیں ان میں بچوں اور ملازمین کی تعداد کتنی ہے ؟

(و)ان ڈے کیئر سنٹرز میں کتنے بچے رکھے جا سکتے ہیں اور ان بچوں کے لئے کیا کیا سہولیات میسر ہیں۔مزید کتنے ڈے کیئر سنٹر حکومت لاہور میں بنانے کا ارادہ رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصولی 27 اکتوبر 2016 تاریخ ترسیل 16 نومبر 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف)لاہور میں 47 آفس اور ادارہ جات چل رہے ہیں جنکی تفصیل "تتمہ الف" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب)ان ادارہ جات کے سال 17۔2016 کے بجٹ کی تفصیل "تتمہ ب" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج)ان ادارہ جات میں کام کرنے والے ملازمین کی تفصیل "تتمہ ج" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د)ان ادارہ جات میں کام کی نوعیت کی تفصیل "تتمہ د" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ)لاہور میں محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت دو ڈے کیئر سنٹر کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1)۔ڈے کیئر سنٹر ملحقہ صنعت زار لاہور:

ویمن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ کے تعاون سے قائم کردہ یہ ڈے کیئر سنٹر ہے جس میں 20 بچوں کو رکھنے کی گنجائش ہے اور اس وقت 12 بچے موجود ہیں۔ڈے کیئر سنٹر میں دو ملازمین جن کی تنخواہ ایڈوائزری کمیٹی کے تعاون سے دی جاتی ہے۔چونکہ یہ ڈے کیئر سنٹر صنعت زار لاہور کے ساتھ ملحقہ ہے لہذا منیجر صنعت زار ہی اس کی نگرانی کرتی ہیں۔

(2)۔ڈے کیئر سنٹر وحدت روڈ لاہور:

سٹی ڈسٹرکٹ حکومت کے تعاون سے قائم کردہ یہ ڈے کیئر سنٹر ہے۔اس ڈے کیئر سنٹر میں 50 بچوں کو رکھنے کی گنجائش موجود ہے۔اس سنٹر کی پرانی عمارت کو گرا کر نئی عمارت تعمیر کی جارہی ہے جس کی وجہ سے فی الحال کوئی بچہ موجود نہ ہے۔ موجودہ ملازمین کی تعداد 07 ہے۔

(و)ڈے کیئر سنٹر ملحقہ صنعت زار لاہور میں 20 اور دوسرے سنٹر میں 50 بچوں کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ ان بچوں کو سنبھالنے کیلئے آیا ہمہ وقت موجود ہوتی ہیں، مزید برآں کھلونے، واکر، بے بی کاٹ وغیرہ کی سہولتیں موجود ہیں۔فی الحال محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت مزید سنٹرز بنانے کا ارادہ نہ ہے کیونکہ 2012 میں ویمن ڈویلپمنٹ کے قیام کے بعد ڈے کیئر سنٹرز کا subject محکمہ ترقی خواتین کے Mandate میں شامل کر دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2017)

ضلع شیخوپورہ میں سیم و تھور سے متاثرہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*7789: جناب محمد حسان ریاض: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع شیخوپورہ میں اس وقت سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کتنی کس کس مقام پر ہے؟

(ب) گزشتہ دو سالوں مس کتنی سیم و تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا گیا ہے اس پر حکومت نے کتنی رقم خرچ کی؟

(ج) کیا حکومت نے ضلع شیخوپورہ میں تجربہ گاہ برائے اراضی و پانی قائم کی ہے؟

(د) محکمہ زراعت ریسرچ ونگ متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لیے کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

(تاریخ وصولی 25 اپریل 2016 تاریخ ترسیل 21 جون 2016)

جواب

وزیر زراعت

(الف) ڈائریکٹوریٹ جنرل آف سوائل سروے پنجاب کے مطابق ضلع شیخوپورہ (بشمول موجودہ ضلع ننکانہ صاحب) میں 3 لاکھ 76 ہزار ایکڑ رقبہ سیم و تھور سے متاثرہ ہے۔

(ب) محکمہ زراعت حکومت پنجاب سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کے لئے کسانوں کو مشورے دیتا ہے اور رہنمائی فراہم کرتا ہے جیسا کہ جز (د) میں اس کی وضاحت کی گئی ہے۔ گزشتہ دو سالوں

میں تجزیہ گاہ اراضی و پانی نے 7 ہزار 939 مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا اور تجزیاتی رپورٹس کی روشنی میں زمینداروں کو کلر اور تھور کا مسئلہ حل کرنے کے لئے مشورے دیئے۔

تاہم مستقل بنیادوں پر متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنانا اور اس پر اٹھنے والے اخراجات محکمہ زراعت سے متعلقہ نہ ہیں۔

(ج) حکومت نے ضلع شیخوپورہ میں 1981 میں تجزیہ گاہ اراضی و پانی قائم کی تھی اور اب تک اس لیبارٹری میں 2 لاکھ 29 ہزار 642 مٹی کے نمونہ جات کا تجزیہ کیا گیا ہے۔

(د) محکمہ زراعت کے تحقیقاتی ادارہ برائے شورزدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد نے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لیے درج ذیل طریقے وضع کیے ہیں۔

سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کیلئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں

ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔

نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کیلئے نہروں کے کنارے پختہ کیے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔

کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔

سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔

ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridge) پر کاشت کی جائے۔

درج بالا اقدامات سے سیم اور تھور سے متاثرہ اراضی کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

<u>(تاریخ وصولی جواب 6 فروری 2017)</u>

سرگودھا: شیلٹر ہوم اور ان میں تعینات ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

*8371: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سرگودھا میں کتنے شیلٹر ہوم ہیں اور ان میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان شیلٹر ہومز میں کتنے لوگ رہائش پذیر ہیں اور ادارہ ان کو کیا کیا سہولیات فراہم کر رہا ہے؟

(ج) ان شیلٹر ہومز کے لئے سال 15-2014 اور 16-2015 کے دوران کتنا فنڈز مختص کیا گیا اور کتنے اخراجات ہوئے؟

(تاریخ وصولی 27 اکتوبر 2016 تاریخ ترسیل 8 دسمبر 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر اینڈ بیت المال سرگودھا میں ایک شیلٹر ہوم ہے جس میں دس ملازمین کام کر رہے ہیں تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ سپرنٹنڈنٹ	2۔ اسسٹنٹ	3۔ سپروائزر
4۔ مذہبی انسٹرکٹر	5۔ دستکاری ٹیچر	6۔ ڈرائیور
7۔ نائب قاصد (2)	8۔ چوکیدار	9۔ سوئیپر

(ب) شیلٹر ہوم سرگودھا میں اس وقت 23 خواتین اور 05 بچے موجود ہیں جن کو رہائش، خوراک، طبی، قانونی، نفسیاتی اور تفریحی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) اس شیلٹر ہوم کیلئے سال 15۔2014 اور 16۔2015 کے دوران مختص فنڈز اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

بجٹ 15۔2014	اخراجات 15۔2014
-/37,60000	-/32.75,120
بجٹ 16۔2015	اخراجات 16۔2015
-/3820000	-/35,17992

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2017)

صوبہ میں زرعی رقبہ سے متعلقہ تفصیلات

*7862: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں کل کتنا رقبہ زیر کاشت رہتا ہے کتنا رقبہ ایسا ہے جو زیر کاشت نہ ہے لیکن قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں حکومت کیا منصوبہ بندی رکھتی ہے کتنا رقبہ ایسا ہے جو بالکل بنجر ہے ؟

(ب) کھادوں، بیجوں، زرعی ادویات اور زرعی آلات پر کتنی قسم کے ٹیکس عائد ہیں وفاقی حکومت کے کون کون سے ٹیکس ہیں اور پنجاب حکومت کی طرف سے کون کون سے ٹیکس ہیں ان ٹیکسوں سے پنجاب کو سالانہ اوسطاً کتنی آمدنی ہوئی ہے مالی سال 15۔2014 میں کیا آمدنی ہوئی کیا حکومت پنجاب ان ٹیکسوں کو ختم کروانے کی کوئی حکمت عملی رکھتی ہے ؟

(تاریخ وصول 11 مئی 2016 تاریخ ترسیل 21 جون 2016)

جواب

وزیر زراعت

(الف) پنجاب کے رقبہ کے بارے میں مذکورہ تفصیلات اس طرح سے ہیں:

کل زیر کاشت رقبہ (Cultivated Area) 3 کروڑ 9 لاکھ 78 ہزار 518 ایکڑ

وہ رقبہ جو زیر کاشت نہ ہے لیکن قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے (Cultureable waste) 38 لاکھ 82 ہزار 615 ایکڑ

ناقابل کاشت رقبہ (Not available for cultivation) 71 لاکھ 77 ہزار 667 ایکڑ

محکمہ زراعت فیلڈ ونگ کو مالی سال 17۔2016 میں 50 ہزار ایکڑ ناقابل کاشت رقبہ کو قابل کاشت بنانے کا ہدف دیا گیا ہے جبکہ گزشتہ 5 سالوں میں (12۔2011 تا 16۔2015) 1 لاکھ 47 ہزار 670 ایکڑ ناقابل کاشت رقبے کو قابل کاشت بنایا جا چکا ہے۔ علاوہ ازیں ایک پروجیکٹ (12-2007)UNDP کے دوران پنجاب میں 1 لاکھ 71 ہزار تھور زدہ رقبے کو آباد کیا گیا۔

محکمہ انہار حکومت پنجاب کی دی گئی معلومات کے مطابق ADP:2016-17,2017-18 کے دوران نکاسی سسٹم کی صفائی کے لے 2 ارب روپے اور نکاسی سسٹم کی توسیع کے لئے 1 ارب روپے مختص کئے گئے ہیں جس کے ذریعے 1 لاکھ 88 ہزار ایکڑ رقبہ قابل کاشت بنایا جا رہا ہے۔

علاوہ ازیں سیم اور تھور سے متاثرہ زمینوں کو قابل کاشت بنانے کے لئے محکمہ زراعت کا ایک تحقیقاتی ادارہ شور زدہ اراضیات، پنڈی بھٹیاں، ضلع حافظ آباد، کام کر رہا ہے جس نے اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے درج ذیل طریقے وضع کئے ہیں:

سیم و تھور زدہ زمینوں میں سیم کے پانی کو نکالنے کیلئے نالوں کی کھدائی اور ٹیوب ویل لگائے جائیں

ان زمینوں میں ایسے درخت لگائے جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتے ہوں۔ جیسے کہ سفیدہ، کیکر، فراش وغیرہ۔

نہری نظام سے پانی کے رساؤ کو روکنے کیلئے نہروں کے کنارے پختہ کیے جائیں اور نہروں کی صفائی کی جائے۔

کلراٹھی زمینوں میں جپسم کے استعمال کو فروغ دیا جائے۔

سیم و تھور زدہ زمینوں میں ایسی فصلات کاشت کی جائیں جو کہ زیادہ پانی استعمال کرتی ہوں اور نمکیات کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہوں۔ جیسا کہ چاول، کلر گراس، فالسہ، بیر، جامن، امرود وغیرہ شامل ہیں۔

ان زمینوں میں پٹڑیوں (Beds) اور کھیلیوں (Ridge) پر کاشت کی جائے۔

(ب) اس بات کی وضاحت کرنا ضروری ہے کہ زرعی مداخل پر پنجاب حکومت کی طرف سے کوئی ٹیکس لاگو نہیں ہے۔

کھادوں، زرعی زہروں اور زرعی آلات پر وفاقی حکومت کی طرف سے پہلے 17 فیصد سیلز ٹیکس عائد تھا جو زرعی ادویات پر مکمل طور پر ختم اور یوریا کھاد پر صرف 5 فیصد اور زرعی آلات پر 7 فیصد باقی رہ گیا ہے۔ مزید برآں وفاقی حکومت کی طرف سے یوریا کھاد پر 390 روپے فی بوری اور ڈی اے پی کھاد پر 300 روپے فی بوری سبسڈی دی جا رہی ہے، سیلز ٹیکس کا نفاذ وفاقی حکومت نے کیا ہے۔ بہر حال حکومت پنجاب پہلے کی طرح اب بھی اس سلسلے میں کوشاں ہے کہ زرعی مداخل پر جنرل سیلز ٹیکس ختم کر دیا جائے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 فروری 2016)

صوبہ میں بیگر زہاؤس سے متعلقہ تفصیلات

*8409: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)صوبہ میں کتنے بیگرز ہاؤس کہاں کہاں ہیں؟

(ب)ان بیگرز ہاؤسز میں کتنے بند ہیں۔ تفصیل علیحدہ علیحدہ دی جائے؟

(ج)ان بیگرز ہاؤسز کے سال 2014–2015 اور 2016 کے خراجات کی تفصیل بتائیں؟

(د)ان میں کتنے ملازم کام کر رہے ہیں

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ بڑھتی ہوئی مہنگائی اور بے روزگاری کی وجہ سے روز بروز بیگرز کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے کیا حکومت ہر ضلع میں بیگرز ہاؤس بنانے اور وہاں ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں

(تاریخ وصولی 21 نومبر 2016 تاریخ ترسیل 14 دسمبر 2016)

جواب

وزیر سماجی بہبود و بیت المال

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام ایک فلاحی ہوم برائے بیگرز (دار الکفالہ) ضلع لاہور میں کام کر رہا ہے۔

(ب) سال 2016 ضلع لاہور میں دار الکفالہ میں کل 5133 بیگرز کو لایا گیا جبکہ اس وقت موجودہ بیگرز کی تعداد 16 ہے۔

(ج) اس ادارہ کے سال 15۔2014 کے کل اخراجات -/Rs.6,296,637 روپے تھے جبکہ سال 16۔2015 کے کل اخراجات -/Rs.10258424 ہیں اور سال 17۔2016 کے فی الحال کوئی اخراجات نہ ہوئے ہیں۔ تاہم صوبائی کابینہ نے جنوری کے مہینہ میں۔ /Rs.193, 85,000 کے بجٹ کی منظوری دی ہے جو کہ جلد ہی جاری کر دیا جائے گا۔

(د) اس ادارہ میں کل 33 ملازمین ہیں جن کی تفصیل (تتمہ الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) جی ہاں۔ محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام اس وقت بیگرز ہوم (دار الکفالہ) کے نام سے مزید دو ادارے فیصل آباد اور ملتان میں بن رہے ہیں جو کہ 17۔2016 کے ADP کے پروگرام میں شامل ہیں جبکہ ٹیکنیکل تعلیم کے لیے PVTC کے ساتھ تفصیلات طے کی جا رہی ہیں اور جلد ہی ان فلاحی گھروں کے اندر ٹیکنیکل تعلیم کا انتظام کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 7 فروری 2017)

لاہور　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　رائے ممتاز حسین بابر

7فروری2017ء　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　　سیکرٹری

بروز بدھ مورخہ 8 فروری 2017 کو محکمہ جات 1۔ سماجی بہبود و بیت المال۔2۔ زراعت کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب امجد علی جاوید	7762۔7180۔7456
2	ڈاکٹر سید وسیم اختر	7862۔7496
3	ڈاکٹر عالیہ آفتاب	7607
4	ملک ذوالقرنین ڈوگر	7859
5	محترمہ فائزہ احمد ملک	8409۔8354۔8100
6	محترمہ نگہت شیخ	8175
7	محترمہ شنیلا روت	8028
8	جناب محمد حسان ریاض	7789
9	محترمہ حنا پرویز بٹ	8371